

# خودسازی

مجموعہ تقاریر

ولی فقیہ ورہبر معظم حضرت آیت اللہ العظمی

سید علی الحسینی الخامنہ امی دام ظلہ العالی

مرتبہ

مجاہد حسین حرّ

ناشر

معراج کمپنی لاہور

﴿ جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ ہیں ﴾

نام کتاب ..... خودسازی  
 تقاریر ..... ولی فقیہ و رہبر معظم آیت اللہ العظمی سید علی الحسینی الخامنہ ای دام ظلہ العالی  
 مرتبہ ..... مجاہد حسین حرّ  
 کمپوزنگ ..... قائم گرافکس۔ جامعہ علمیہ۔ ڈیفنس فیزس ۴  
 پیج سیننگ ..... مرزا محمد علی  
 پروف ریڈنگ ..... مرکز قلم و قرطاس  
 ناشر ..... معراج کینی لاہور  
 ہدیہ .....

ملنے کا پتہ

## معراج کینی لاہور

بیسمنٹ میاں مارکیٹ، غزنی اسٹریٹ، اردو بازار۔ لاہور

03214971214، 04237361214

محمد علی بک ایجنسی اسلام آباد

03335234311

## انتساب

اس کتاب کو  
میں ان لوگوں  
کے نام کرتا ہوں  
جو علمائے کرام  
کے علم سے  
استفادہ کرتے ہیں  
اور علما کی قدر کرتے ہیں  
مجاہد حسین حرّ



## عرض ناشر

حمد ہے اُس ذات کے لئے جس نے انسان کو قلم کے ذریعے لکھنا سکھایا اور دُرود و سلام ہو اس نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جسے اس نے عالمین کے لئے سراپا رحمت بنا کر مبعوث فرمایا اور سلام و رحمت ہو ان کی آل پاک علیہم السلام پر جنہیں اس نے سارے جہاں کے لئے چراغ ہدایت بنایا۔

جب سے ادارہ قائم کیا ہے ایک خواہش تھی کہ ولی فقیہ ورہبر معظم آیت اللہ العظمی سید علی الحسینی الخامنہ ای دام ظلہ العالی کی کتابیں شائع کی جائیں لیکن مصروفیات اور کچھ ولی فقیہ ورہبر معظم کی کُتب کی غیر دستیابی کی بنا پر اس خواہش کی تکمیل میں تاخیر ہوئی۔ لیکن اب الحمد للہ جناب مولانا مجاہد حسین حرا صاحب نے رہبر معظم کی کتب فراہم کرنے کی ذمہ داری لی اور انہوں نے خداوند قدوس کی بارگاہ سے اُمید ظاہر کی ہے کہ انشاء اللہ سو (۱۰۰) سے زائد کتب فراہم کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کی توفیقات میں اضافہ فرمائے اور ان کی اس سعی جمیلہ کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ (آمین)

”خودسازی“ ولی فقیہ ورہبر معظم آیت اللہ العظمی سید علی الحسینی الخامنہ ای دام ظلہ العالی کی تقاریر سے اقتباسات ہیں۔

زیر نظر کتاب کی اشاعت ہمارے لئے کسی بڑے اعزاز سے کم نہیں ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی اور اسلامی تعلیمات کے فروغ اور دین الہی کی نشر و اشاعت

کے لئے کام کر رہے ہیں۔

ہماری دعا ہے رب العزت تمام اُمت مسلمہ کو عزت و سربلندی عطا فرمائے اور ہم سب کو ہر طرح کی بد اخلاقی اور دیگر آفات و بلیات سے محفوظ رکھے۔

قارئین کرام کو ہم یہ بتادینا چاہتے ہیں بہت جلد معراج کمپنی کی ویب سائٹ بنا کر آقائی رہبر معظم کی تمام کتابیں اس پر لوڈ کر دی جائیں گی۔

ادارہ معراج کمپنی شیخ محمد باقر امین صاحب کی دادی مرحومہ کے نام پر قائم کیا گیا ہے۔ مومنین کرام سے درخواست ہے کہ مرحومہ کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

ادارہ

## فہرست کتاب

### اخلاق اور خودسازی

- 11 .....عظیم مجاہدت
- 11 .....خودسازی کے معنی
- 12 .....خودسازی کی ضرورت
- 12 .....نوجوانوں کی اخلاقی تربیت کی اہمیت
- 13 .....نوجوانی میں خودسازی
- 13 .....اخلاقی تربیت اور اخلاقی تعلیم کو مسلط کرنا
- 14 .....خودسازی کی روش
- 15 .....خودسازی کی کوئی انتہا نہیں ہے
- 16 .....تزکیہ
- 17 .....تزکیہ سے مراد کیا ہے؟
- 17 .....تزکیہ کی مشق

- 18 ..... اخلاق کی اصلاح
- 19 ..... تعلیم پر تزکیہ کا تقدم
- 19 ..... آسان اور مشکل
- 20 ..... اخلاقی سلامتی

## اخلاق اور انسان

- 21 ..... اسلام نواز انسان کی بنیادی پہچان
- 21 ..... انسان کی بد نصیبی کی جڑ
- 22 ..... اقوام اور تہذیبوں کے زوال کا بنیادی سبب
- 22 ..... معاشرے کے اصلی اقدار
- 23 ..... اسلامی معاشرے اور جاہلیت کے معاشرے کی سرحد
- 24 ..... زمین پر بہشت
- 25 ..... اخلاق اور دولت کا رشتہ
- 26 ..... اخلاق اور انتظامی سسٹم
- 26 ..... علم کے ساتھ اخلاق ضروری ہے
- 27 ..... علم سے اخلاق کی جدائی
- 28 ..... معالج کا اخلاق
- 28 ..... اخلاق سے سیاست کی جدائی کا خطرہ

## اخلاق اور فن

- 30 ..... اخلاق اور فن کی یگانگت

## اخلاقی مشکلات

- 31 ..... اخلاق سے عاری آزادی
- 32 ..... اخلاق سے دوری
- 33 ..... اخلاقی برائیاں
- 33 ..... خاندان میں اخلاقیات کا شیرازہ بکھرنے کے عواقب
- 34 ..... خدا سے اپنے اصلاح کی توفیق طلب کریں
- 34 ..... بغیر دعا، توجہ اور توسل کے خدا کی طرف نہیں بڑھا جاسکتا
- 35 ..... انسان کی آئیڈیالوجی کی تاثیر اس کی شخصیت کے بننے میں
- 36 ..... اپنی صلاحیتوں سے استفادہ کرنے کا طریقہ

## ماہِ رمضان ماہِ تربیت

- 37 ..... خدا کی مہمانی
- 38 ..... ایک ریاضت
- 39 ..... محارم الہی سے پرہیز
- 40 ..... استغفار

## خطبہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یا فضائل ماہِ مبارک رمضان

- 45 ..... برکت، رحمت اور مغفرت کا مہینہ
- 46 ..... اللہ کی مہمانی
- 47 ..... قیامت کی بھوک اور پیاس
- 48 ..... زبان اور آنکھ کا روزہ

- 48 ..... یتیموں پر شفقت، دعا اور توبہ
- 50 ..... افطار کا ثواب
- 51 ..... حسن خلق، احسان اور صلہ رحمی
- 52 ..... واجب اور مستحب نماز کا ثواب
- 52 ..... تلاوت قرآن مجید اور تلاوت کا ثواب
- 54 ..... افضل ترین عمل

## اخلاق اور خودسازی

### عظیم مجاہدت

پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ایک سخت جنگ سے واپسی پر فرمایا:

”یہ جہاد اصغر تھا اور اس کے بعد جہاد اکبر کی باری ہے۔“

جہاد اکبر یعنی نفس سے جہاد۔ جہاد بالنفس کو انسان کی ذاتی حدود تک محدود نہیں سمجھنا چاہئے۔ شہوت، نفسانی خواہشات، لذت کوشی، آرام طلبی، زیادہ کی خواہش اور بری عادتوں کے خلاف مجاہدت اہم اور جہاد بالنفس ہے۔ یعنی انسان کو اپنے باطن میں موجود شیطان کے خلاف مستقل مجاہدت اور اس کو مغلوب کرنا چاہئے تاکہ وہ انسان کو برے کاموں پر مجبور نہ کر سکے۔

### خودسازی کے معنی

خودسازی کا مطلب ہمیشہ یہ نہیں ہوتا کہ کوئی عیب ہے، ہمیں اس کو برطرف کرنا چاہئے۔ نہیں، کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایسا عیب نہیں ہوتا جس کو محسوس کیا جائے۔ خودسازی کا مطلب یہ بھی ہوتا ہے کہ ان عناصر کی طرف سے ہوشیار رہیں جو عیب پیدا کر دیتے ہیں۔ ہمارے وجود میں انواع و اقسام کے جرائم داخل ہوتے ہیں اور ہمارے اندر برائیاں اور

خرابیاں پیدا کر دیتے ہیں۔

## خودسازی کی ضرورت

خودسازی تمہید اور بنیادی شرط ہے دوسروں کی اصلاح، دنیا کی تعمیر، تبدیلی لانے اور سخت راستے طے کرنے کے لئے۔

انسان کے وجود میں تمام برائیوں کا سرچشمہ بھی موجود ہے، جو اس کا نفس ہے، نفس کا بت اور اس کی خود پسندی تمام بتوں سے زیادہ خطرناک ہے۔ اسی طرح انسانی وجود میں تمام اچھائیوں اور کمالات کا سرچشمہ بھی موجود ہے۔ اگر انسان کوشش کرے اور خود کو نفس امارہ اور نفسانی خواہشات کے چنگل سے نجات دلا سکے تو اچھائیوں کا سرچشمہ اس کے لئے کھل جائے گا۔

## نوجوانوں کی اخلاقی تربیت کی اہمیت

نوجوانوں، بچوں اور نونہالوں کی اخلاقی تربیت، واقعی تمام ملکوں اور تمام معاشروں کے لئے بے حد اہم ہے۔ جو معاشرہ اسلامی ہو اور اسلامی احکام و نظریات کی بنیاد پر قائم رہنا چاہتا ہو، لازمی طور پر اس کے سامنے دیگر معاشروں سے بلند تر مجاہدت ہوگی۔ ہر معاشرہ جدوجہد کرتا ہے، کوئی بھی معاشرہ بغیر مجاہدت کے اصلاح کا راستہ نہیں پاسکتا۔ کسی بھی معاشرے میں اصلاح بغیر جدوجہد کے، بغیر سعی و کوشش کے اور بغیر مخالف قوتوں کے مقابلے میں مجاہدت کے حاصل نہیں ہو سکتی۔ اس لئے کہ ہر جگہ ایسے عوامل ہیں جو مختلف ثقافتوں کے مطابق بچوں کو چوری، برائی، کاہلی اور بے راہروی سکھاتے ہیں اور بچے ان سے

یہ چیزیں سیکھتے ہیں۔

## نوجوانی میں خودسازی

اگر مجھ سے کوئی کہے کہ ایک جملے میں بتاؤ کہ نوجوانوں سے کیا چاہتے ہو؟ تو میں کہوں گا کہ تعلیم، پاکیزگی اور کھیل کود۔ میں سمجھتا ہوں کہ نوجوانوں میں یہ تین خصوصیات ہونی چاہئیں۔

انسان نوجوانی میں آسانی سے گناہوں سے اجتناب کر سکتا ہے۔ آسانی سے خود کو خدا سے نزدیک کر سکتا ہے۔ نوجوانی کے بعد بھی یہ تمام کام ممکن ہیں لیکن بہت مشکل ہیں۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ نوجوانی گناہ کرنے کا زمانہ ہے اور بڑھاپا توبہ کرنے کا۔ یہ غلط ہے۔ توبہ کرنے کا زمانہ بھی نوجوانی کا زمانہ ہی ہے۔ دعا کا زمانہ بھی نوجوانی کا زمانہ ہی ہے۔ ہر اہم کام کا زمانہ، نوجوانی کا زمانہ ہے۔

## اخلاقی تربیت اور اخلاقی تعلیم کو مسلط کرنا

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اخلاق کے مسئلے اور نوجوانوں کی اخلاقی تربیت پر توجہ نہیں دینی چاہئے بلکہ ان کو آزاد چھوڑ دینا چاہئے۔ حالانکہ یہ مستقبل کی نسل کے تئیں غفلت اور تساہلی ہے۔ اخلاقی تربیت، اخلاقی تعلیم کو مسلط کرنا نہیں ہے۔ اخلاقی تعلیمات کو مسلط کرنا اچھی بات نہیں ہے۔ اسلام نے بھی ہم سے یہ نہیں کہا ہے اور یہ نہیں چاہا ہے۔ دباؤ اور زور زبردستی سے کام لیکر اخلاقی تعلیمات مسلط کرنے سے لوگ ریاکار، مکار اور منافق ہو جاتے ہیں جو اچھی بات نہیں ہے۔ لیکن تربیت بہت اہم ہے۔ صحیح طریقے سے تربیت کے ذریعے

نوجوانوں کو دیندار بنانا چاہئے۔ بنیادی ہدف یہ ہونا چاہئے کہ نوجوان دیندار، دین پر یقین رکھنے والے، اسلامی اخلاق اور ان صفات کے مالک ہوں جو اسلام کی نگاہ میں انسانوں کی پسندیدہ صفات ہیں۔

## خودسازی کی روش

امیرالمومنین حضرت علی (علیہ السلام) کے اس ارشاد گرامی سے کہ "من نصب نفسه اماما فلیدابہ بتعلیم نفسه قبل تعلیم غیرہ" بالکل واضح ہے کہ (اصلاح کی) ابتدا اپنی ذات سے کرنی چاہئے۔ ہمیں خود اپنے اور پہلے توجہ دینا چاہئے۔ خودسازی کا پہلا اور اہم ترین قدم یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو، اپنے اخلاق کو اور اپنے کردار کو تنقیدی نگاہ سے دیکھے۔ اپنے عیوب کو دیکھے، ان پر غور کرے اور انہیں دور کرنے کی کوشش کرے۔ یہ کام ہم خود ہی کر سکتے ہیں اور یہ ذمہ داری خود ہمارے کندھوں پر ہے۔ ہمیں اپنی حفاظت کرنا چاہئے، اپنی لغزشوں کو کم کرنا چاہئے اور اس کام میں خدا سے مدد مانگنا چاہئے۔

اپنی بد اخلاقیوں اور بری صفات کا پتہ لگائیں۔ یہ مجاہدت کا دشوار حصہ ہے۔ خود پسندی و خود ستائی میں مبتلا نہ ہوں۔ اپنے عیوب کو دیکھیں اور ان کی فہرست اپنے سامنے رکھیں۔ کوشش کریں کہ اس فہرست میں مسلسل کمی آئے۔ اگر حاسد ہیں تو (اپنے اندر) حسد کو ختم کریں، اگر ضدی ہیں تو ضد کو ختم کریں، اگر کاہل اور سست ہیں تو کاہلی اور سستی کو ختم کریں، اگر دوسروں کا برا چاہتے ہیں اور بدخواہ ہیں تو بدخواہی کو دور کریں، اگر اپنے اندر وعدہ خلافی پائی جاتی ہو تو وعدہ خلافی کو دور کریں اور اگر عہد شکنی پائی جاتی ہو تو عہد شکنی اور بے وفائی کو ختم کریں۔ اس سلسلے میں مجاہدت کرنے والوں کی خداوند عالم مدد کرے گا۔ خداوند عالم کمال تک پہنچنے کے لئے جاری مجاہدت میں انسان کو بے یار و مددگار نہیں چھوڑتا ہے۔ اس

مجاہدت کا فائدہ سب سے پہلے خود مجاہدت کرنے والے کو پہنچتا ہے۔ اس کے علاوہ نفس سے جہاد، نفس کی اصلاح اور راہ خدا میں اپنے باطن کے اندر مجاہدت کا فائدہ، جو جہاد اکبر ہے، خود اس فرد تک محدود نہیں رہتا بلکہ معاشرے اور ملک و قوم کے حالات، سیاسی حالات، بین الاقوامی حالات، اقتصادی حالات، حالات زندگی (ہر جگہ اس کے اثرات مرتب ہوتے ہیں) مختصر یہ کہ اس طریقے سے عوام کی دنیا و آخرت دونوں سنور جاتی ہے۔

نفس کی پاکیزگی، انہیں مختصر جملوں سے ہو سکتی ہے؛ خدا پر توجہ، خدا سے الفت، ہر اقدام سے پہلے سوچنا، دنیا کے تمام اچھے لوگوں اور خدا کے تمام مخلص بندوں سے محبت اور سب کی بھلائی چاہنا۔

## خود سازی کی کوئی انتہا نہیں ہے

اسلام اور عالم خلقت کے بارے میں خدائی نظریہ، انسانوں کو یہ سکھاتا ہے کہ راہ کمال میں کہیں رکتا نہیں چاہئے اور کسی بھی منزل پر قناعت نہیں کرنی چاہئے۔ یہ (کمالات کی سمت پیش قدمی) انسانی فطرت میں شامل ہے اور اس کی سرشت میں یہ بات رکھی گئی ہے۔ اس کو ہر روز پہلے سے زیادہ ترقی اور بلندی حاصل کرنی چاہئے۔ انسان کو چاہئے کہ انفرادی مسائل میں بھی جو انسان اور خدا کے درمیان کے مسائل ہیں، روز بروز زیادہ لطیف، زیادہ بلند، زیادہ پرہیزگار، خدا کے بتائے ہوئے صفات سے زیادہ متصف ہو اور اپنے دامن کو برائیوں، بے راہروی اور گمراہی سے زیادہ پاک رکھے۔

انسان ایک خام مادہ ہے، اگر اس نے اپنے اوپر کام کیا اور اس خام مادے کو برتر شکلوں میں تبدیل کر سکا تو اس نے زندگی میں اپنا لازمی کام انجام دیا اور یہی مقصد حیات ہے۔ مصیبت ان لوگوں کے لئے ہے جو اپنے اوپر علم و عمل کے لحاظ سے کام نہ کریں اور جس

طرح اس دنیا میں آئے ہیں، اسی طرح بلکہ بوسیدگیوں، تباہیوں، خرابیوں اور برائیوں کے ساتھ جو زندگی میں انسان کو لاحق ہوتی ہیں، اس دنیا سے جائیں۔ صاحب ایمان کو مستقل طور پر اپنے اوپر کام کرنا چاہئے۔ جو اپنا خیال رکھے، اپنے آپ پر نظر رکھے، ممنوعہ اور حرام کام نہ کرے اور پوری توجہ کے ساتھ راہ خدا پر چلے وہ کامیاب ہے۔ یہ دائمی خودسازی ہے اور اسلام کا دستور العمل اسی مستقل خودسازی کے لئے ہے۔ یہ نماز پنجگانہ، پانچ وقت نماز پڑھنا، ذکر خدا، "ایک نعت وایک نستعین" کی تکرار، رکوع کرنا، سجدہ کرنا، خدا کی حمد و ثنا کرنا، اس کی تسبیح و تہلیل کرنا کس لئے ہے؟ اس لئے ہے کہ انسان مستقل طور پر خودسازی کرتا رہے۔

تزکیہ

قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَوَّجَ ﴿۱۳﴾

یعنی جو خود کو پاکیزہ بنائے، اپنے دامن، روح اور دل کو برائیوں سے پاک کرے، وہ فلاح پا گیا۔ فلاح یعنی ہدف زندگی اور مقصد تخلیق تک پہنچنے میں کامیابی۔ انسان کونجاست یہی پاکیزگی دلاتی ہے۔ جو چیز انسان کو مصیبتوں میں مبتلا کرتی ہے وہ برائیوں میں پڑنا ہے، اخلاقی برائیوں میں، ان برائیوں میں جو نفسانی خواہشات اور غصے سے وجود میں آتی ہیں، ان برائیوں میں جو لالچ، بخل اور دیگر برے اخلاقی صفات سے وجود میں آتی ہیں (گرفتار ہونا ہے)۔ انسانوں اور افراد بشر نے انہیں برے اخلاقی صفات سے دنیا کو سیاہ و تار یک کیا، زمین پر برائیاں پھیلانیں اور خدا کی نعمت کا کفران کیا ہے۔

اگر دنیا ظلم و جور سے پر ہے، اگر سامراجی طاقتیں دنیا والوں پر زیادتی اور ظلم کر رہی ہیں، اگر بہت سی اقوام اپنی خاموشی سے اپنے ہاتھوں اپنی ذلت و رسوائی کے اسباب

فراہم کرتی ہیں، اگر بہت سی حکومتیں اپنے ہی عوام پر ظلم روارکتی ہیں، اگر غربت، جہالت اور بد تہذیبی ہے، اگر خانماں سوز جنگیں ہیں، اگر کیمیائی بم ہیں، اگر ستم و جارحیت، جھوٹ اور فریب ہے، تو یہ سب انسان کے پاکیزہ نہ ہونے اور اس بات کا نتیجہ ہے کہ انسانوں نے اپنا تزکیہ اور خودسازی نہیں کی۔

تزکیہ سے مراد کیا ہے؟

تزکیہ سے مراد لوگوں کو پاکیزہ بنانا، طاہر بنانا اور سنوارنا ہے۔ اس طبیب کی طرح جو اپنے مریض سے صرف یہ نہیں کہتا کہ یہ کام کرو اور یہ کام نہ کرو بلکہ اس کو مخصوص جگہ رکھتا ہے اور جو کچھ اس کے لئے ضروری ہوتا ہے اس کو دیتا ہے، کھلاتا ہے اور جو اس کے لئے مضر ہوتا ہے اس سے پرہیز کراتا ہے۔ پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنی نبوت کے تینیس برسوں کے دوران اور خاص طور پر مدینے کی زندگی اور اسلامی حکومت کے دس برسوں میں اسی اصول اور روش پر عمل کیا ہے۔

تزکیہ کی مشق

تمام عبادات اور شرعی فرائض جن کی انجام دہی کا ہمیں اور آپ کو حکم دیا گیا ہے، درحقیقت اسی تزکیہ اور تربیت کا وسیلہ ہیں۔ یہ ایک مشق ہے تاکہ ہم کامل ہو جائیں۔ جس طرح اگر ورزش نہ کی جائے تو آپ کا جسم ضعیف، کمزور اور ناتواں ہو جاتا ہے اور جسم کو خوبصورت، سڈول، توانا، طاقتور اور گونا گوں صلاحیتوں کا مالک بنانا ہو تو ورزش کرنا ضروری ہوتا ہے، اسی طرح نماز، روزہ، خدا کی راہ میں خرچ کرنا (خدا کی خوشنودی کے لئے

ضرورت مندوں کی مدد کرنا) جھوٹ نہ بولنا اور انسانوں کی بھلائی چاہنا بھی ایک ورزش ہے۔ ان ورزشوں سے روح خوبصورت، طاقتور اور کامل ہوتی ہے۔ اگر یہ ورزشیں نہ کی جائیں تو ممکن ہے کہ بظاہر ہم بہت اچھے نظر آئیں لیکن باطن میں ہم ناقص، حقیر، کمزور اور ناتواں ہوں گے۔

## اخلاق کی اصلاح

ایک حدیث میں حضرت امام زین العابدین علیہ الصلوٰات والسلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا "ابن آدم لاتزال بنحیر ما کان لک واعظ من نفسک" اے اولاد آدم تیرا حال، تیری حالت، تیرے ایام اور تیرا راستہ اس وقت تک اچھا رہے گا جب تک تو خود اپنے نفس کو وعظ و نصیحت کرتا رہے گا۔ کوئی تیرے باطن میں تجھے نصیحت کرے، تیرا دل، تیری عقل، تیرا ضمیر، تیرا ایمان تجھے نصیحت کرے۔ دوسروں کی نصیحت مفید ہے لیکن اس سے زیادہ مفید یہ ہے کہ انسان خود اپنے آپ کو نصیحت کرے۔ "ما کان لک واعظ من نفسک وما کانت الحاسبۃ من ہک" جب تک تمہارے اندر نصیحت کرنے والا ہے اور جب تک تم خود اپنا محاسبہ کرتے رہو گے۔ انسان کا اپنا محاسبہ دوسروں کے محاسبے سے زیادہ دقیق ہو سکتا ہے۔ اس لئے کہ انسان خود سے کچھ چھپا نہیں سکتا۔ "وما کان الخوف لک شعارا والحنن لک دثارا" جب تک خوف خدا تمہارا شعار اور عذاب الہی کا خوف اور احتیاط تمہارا لباس رہے گا، اس وقت تک تم اچھے بنے رہو گے۔ یعنی خدا سے ڈرتے رہو اور عذاب و غضب الہی کو نظر میں رکھو اور خیال رکھو کہ تم سے کوئی ایسی لغزش نہ ہو جو اس بات کا باعث بنے کہ خدا تم سے غضبناک ہو۔ اگر ان چند باتوں کا خیال رکھو گے یعنی خود کو وعظ و نصیحت کرتے رہو گے، خود اپنا محاسبہ کرتے رہو گے اور عذاب و تہر خدا سے ڈرتے رہو گے اچھائی اور نیکی میں رہو گے۔ تمہاری دنیا بھی

اچھی رہے گی اور آخرت بھی اچھی رہے گی۔ تمہارا کردار بھی اچھا رہے گا اور تمہاری زندگی بھی اچھی رہے گی۔ تمہارے اندر بے چینی اور برائی نہیں رہے گی اور زندگی بہت اچھی رہے گی۔

## تعلیم پر تزکیہ کا تقدم

تعلیم، تزکیہ سے مختلف ہے۔ اگرچہ تعلیم صحیح اور درست ہو تو تزکیہ بھی لاتی ہے لیکن تزکیہ ایک الگ چیز ہے۔

یہ خیال کہ جو بھی میدان علم میں اترا اس کو کمالات، دینداری اور اخلاق کی باتوں کا خیال نہیں رکھنا چاہئے، بالکل غلط اور باہر سے آئی ہوئی فکر ہے جو عیسائی یورپ میں وجود میں آئی تھی اور اسلامی فضا اور اسلامی مفاہیم و تعلیمات کے مطابق نہیں ہے کیونکہ اگر دانشور صاحب فضیلت اور بااخلاق ہو تو اس سے ہر میدان میں بشریت اور اپنے ملک کی بلندی کی امید رکھی جا سکتی ہے۔ ایسا دانشور اہم اہداف کو اپنا مقصد قرار دے گا اور اس کے کام، انسانیت، مساوات اور فضیلت سے ہم آہنگ اور آج کی دنیا کی عجیب و غریب بے سروسامانی کے خلاف ہوں گے۔

## آسان اور مشکل

روحانی خودسازی آسان اور مشکل دونوں ہے۔ ایک لحاظ سے آسان اور ایک لحاظ سے مشکل ہے۔ آسان ہے اس لئے کہ یہ ایک وسیع وادی کی مانند ہے جس میں ہر طرف سے داخل ہوا جا سکتا ہے اور نتیجہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔ مشکل ہے اس لئے کہ ہر قدم پر شیطان ہیں جو انسان کے اندر وسوسہ پیدا کرتے ہیں، لہذا مزاحمت کرنا چاہئے۔

## اخلاقی سلامتی

سلامتی اور امن و امان صرف یہ نہیں ہے کہ کوئی کسی کا بیگ نہ چرائے، یا کسی کی دکان میں ڈاکہ نہ ڈالے یا کسی کے گھر میں چوری نہ کرے۔ ان چیزوں کے علاوہ، اخلاقی سلامتی بھی اہم ہے جس کی لوگوں کو ضرورت ہے۔ اخلاقی بد امنی یہ ہے کہ لوگ معاشرے میں، سڑک اور گلی کو چوں میں اپنے اعتقادات، دین اور ایمان کے مطابق آسودہ خاطر ہو کر، بغیر کسی تشویش کے عمل نہ کر سکیں اور ایسے مناظر کا سامنا کریں کہ جن سے ان کے دینی جذبات مجروح ہوں۔ لوگ چاہتے ہیں کہ جب ان کے نوجوان گھر سے باہر نکلیں اور واپس آئیں اور معاشرے کے ماحول سے دوچار ہوں تو ان کے اذہان پر برے اور ناپسندیدہ اخلاقی اثرات مرتب نہ ہوں۔

## اخلاق اور انسان

### اسلام نواز انسان کی بنیادی پہچان

اسلامی انسان وہ انسان نہیں ہے جو صرف اسلامی اعتقاد رکھے اور اسلامی عمل کرے، بلکہ اسلامی اخلاق بھی ایک بنیادی پہچان ہے ورنہ اگر انسان محکم اسلامی عقیدہ رکھتا ہو اور نماز، روزے کا پابند بھی ہو لیکن حاسد ہو، بخیل ہو، بزدل ہو، لوگوں کا برا چاہنے والا ہو، بے حوصلہ اور بے ارادہ ہو تو یہ انسان مسلمان انسان نہیں ہے۔ مسلمان انسان کو تربیت، علم اور عمل، تینوں پہلوؤں سے اسلام پر کاربند ہونا چاہئے۔

### انسان کی بد نصیبی کی جڑ

انسان کی بد نصیبیوں اور پریشانیوں کی جڑ تلاش کریں تو وہ انسانوں کی نفسانی برائیوں میں پیوست ملے گی۔ کمزوری اور پریشانی یا اختلافات کی وجہ سے ہوتی ہے یا دنیا پرستی اور حرص و طمع کی وجہ سے ہوتی ہے یا انسانوں کے ایک دوسرے سے بدل ہونے کی وجہ سے ہوتی ہے یا خوف، کمزوری کے اظہار اور موت کے ڈر کی وجہ سے ہوتی ہے یا نفسانی خواہشات، شہوت پرستی اور عیاشی کی وجہ سے ہوتی ہے۔ یہ انسانی معاشروں کی مصیبتوں کی اصل وجوہات ہیں۔

## اقوام اور تہذیبوں کے زوال کا بنیادی سبب

تہذیبوں کا زوال گمراہی کا نتیجہ ہے۔ تہذیبیں اپنے عروج پر پہنچنے کے بعد کمزوریوں، خلاؤں اور گمراہیوں کی وجہ سے زوال پذیر ہوتی ہیں۔ ہم اس کی علامتیں آج مغربی تہذیب میں دیکھ رہے ہیں، تمدن اخلاق سے عاری، مادیت معنویت اور دین سے خالی اور طاقت عدل و انصاف سے بے بہرہ ہے۔

اقوام کا زوال یک بیک نہیں ہوتا بلکہ یہ ایک تدریجی عمل ہے۔ اس تدریجی عمل کو آج امریکا اور یورپ میں مغربی مفکرین کی تیز بین نگاہیں دیکھ رہی ہیں۔ ان معاشروں میں نوجوانوں کو، بے راہ روی، بے حیائی، زیادتی اور جرم و جارحیت کی تربیت دی جا رہی ہے اور نوجوان نسل اخلاقی برائیوں میں غرق ہے۔ ایسی نوجوان نسل، ہر معاشرے میں چاہے اس کے پاس کتنا ہی علم و دانش اور دولت و ثروت کیوں نہ ہو، دیمک کی طرح معاشرے اور نظام کے ستونوں کو اندر سے کھوکھلا کر دیتی ہے۔

## معاشرے کے اصلی اقدار

معاشروں کا حقیقی تشخص ان کا اخلاقی تشخص ہے۔ یعنی درحقیقت کسی بھی معاشرے کی اصل بنیاد اس کی اخلاقی راہ و روش ہے اور بقیہ تمام چیزیں اسی پر استوار ہوتی ہیں۔ اگر معاشرے میں اخلاق ہوگا تو سماجی انصاف بھی فراہم ہوگا، معاشرے میں ترقی آئے گی اور معاشرہ لوگوں کے لئے، اسی دنیا میں بہشت بن جائے گا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا میں بنی آدم پر جو مصیبتیں بھی نازل ہوتی ہیں، اس کی جڑ برا اخلاق اور لوگوں کے اخلاق کی برائی ہوتی ہے۔ سماجی انصاف بہت حد تک اخلاق سے وابستہ ہے۔ البتہ اس کا بڑا حصہ

معاشرے کے قوانین اور اصول و ضوابط سے تعلق رکھتا ہے لیکن قوانین اور اصول و ضوابط، اس وقت تک کارگر نہیں ہو سکتے جب تک افراد معاشرہ خدائی اور اسلامی اخلاق کے مالک نہ ہوں۔ آج بہت سے لوگ ایسے ہیں جن کی آمدنی بہت زیادہ ہے، کیا ساری آمدنی انہیں اپنے ہی اوپر خرچ کرنی چاہئے؟ یہ مادی اخلاق ہے، یہ شیطانی طرز عمل ہے۔ بلکہ یہ کہنا بہتر ہوگا کہ یہ حیوانی طریقہ ہے۔ جانور کے پاس جو کچھ ہوتا ہے، سب صرف اس کا ہوتا ہے۔ انسانی اخلاق بالخصوص اعلیٰ اسلامی اخلاق اس کی اجازت نہیں دیتا۔ انسان کے پاس جو کچھ ہے، وہ اس کی اپنی لازمی ضرورتیں پوری ہونے اور اس کی (جائز) خواہشات کی تکمیل کے بعد، ان لوگوں پر خرچ ہونا چاہئے جو اس معاشرے میں رہتے ہیں۔

### اسلامی معاشرے اور جاہلیت کے معاشرے کی سرحد

ایک معاشرہ ایسا ہے کہ جس میں رہنے والے انسانوں کے اخلاقیات صحیح ہیں۔ افراد معاشرہ عفو و درگزر کرنے والے، صاحب فکر، عاقل، نیکیاں اور احسان کرنے والے، ایک دوسرے کی مدد کرنے والے، مشکلات میں صبر کرنے والے، مصیبتوں میں تحمل سے کام لینے والے، خوش اخلاق، ایک دوسرے کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والے اور جہاں ایثار و فداکاری کی ضرورت ہو وہاں ایثار و فداکاری کرنے والے ہیں۔ اس کے بالعکس بھی ہو سکتا ہے۔ یعنی ممکن ہے کہ (افراد معاشرہ) ایسے ہوں جن کے باہمی روابط رحمہلی، مردت، انصاف اور خوش اخلاقی کے بجائے، مفاد پرستی پر استوار ہوں، ایک دوسرے کو صرف اس وقت تک قبول اور برداشت کریں جب تک ان کے مفادات کے مطابق ہو اور اگر مفاد کے مطابق نہ ہو تو ایک دوسرے کو ختم کر دینے کے لئے تیار ہو جائیں۔ معاشرے کی ایک قسم یہ بھی ہے۔ یہ معاشرہ جاہلیت کا معاشرہ ہوگا۔ اس میں اور اس معاشرے میں جہاں اخلاقی اصولوں کی

حکمرانی ہے، جس کو اسلامی معاشرہ کہا جاتا ہے، فرق ہے۔ بعثت حضرت رسول اسلام (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اہم خصوصیت آپ کا اخلاقی خوبیوں کی دعوت دینا ہے۔ بنا بریں کہا جا سکتا ہے کہ اسلام اور جاہلیت کا ایک فرق اور سرحد اخلاق کا مسئلہ ہے۔

## زمین پر بہشت

اسلام چاہتا ہے کہ انسان ایک دوسرے کے تئیں مہربان ہوں، ایک دوسرے کے حالات اور مستقبل سے پوری دلچسپی رکھیں، ایک دوسرے کے ہمدرد ہوں، ایک دوسرے کی بھلائی چاہیں، ایک دوسرے کی غلطیوں اور تکالیف سے متاثر ہوں، ایک دوسرے کے لئے دعا کریں اور ایک دوسرے کے ساتھ مہربانی سے پیش آئیں۔ "وَتَوَّاصُوا بِالرَّحْمَةِ" یہ دوستی، محبت کا رشتہ، یہ بھائیوں میں محبت و مہربانی، خیر خواہی، خیر اندیشی، یہ سب بہت اچھی اور ممتاز صفات ہیں۔ اپنے اندر ان صفات کی تقویت کرنی چاہئے۔ انسان کے لئے سب سے بری صفت یہ ہے کہ انسان خود کو اپنے مادی مفادات کو بنیاد قرار دے اور اپنی ذات کی تسکین اور ذاتی خواہش کی تکمیل پر بے شمار انسانوں کو موت کے خطرے سے دوچار کرنے اور مصیبتوں میں مبتلا کرنے کے لئے تیار ہو جائے۔

جس معاشرے میں حسد، بخل، تنگدلی، جرم، لالچ، بد خواہی، سازش اور ایک دوسرے کی نسبت بددلی نہ ہو وہ معاشرہ درحقیقت روئے زمین پر ایک بہشت ہے؛

بہشت آنجاست کا زاری نباشد

بہشت وہاں ہے جہاں کوئی آزار و رنج نہ ہو

تزکیہ ہو تو اسلامی معاشرے کی فضا، بہشت ہے۔

## اخلاق اور دولت کا رشتہ

کچھ لوگ سادہ لوحی سے کام لیتے ہوئے دنیا کے بعض دولت مند ملکوں کو دیکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ان کے پاس دولت ہے لیکن دین اور اخلاق نہیں ہے، ہمیں بھی اسی راستے پر چلنا چاہئے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ان کی دولت مندی دین اور اخلاق سے عاری ہونے کی وجہ سے ہے۔

یہ غلط ہے۔

ہر صاحب دولت و ثروت ملک، کچھ خاص عوامل کی وجہ سے دولت مند ہوا ہے۔ جہاں بھی محنت، سعی و کوشش اور تدبیر سے کام لیا جائے گا، وہاں اس کا نتیجہ حاصل ہوگا۔ یہ قانون الہی ہے۔ حتیٰ جو لوگ بغیر معنویت کے صرف مادیات کے لئے کوشش کرتے ہیں، اگر صحیح تدبیر اور طریقے سے کام لیتے ہوئے کوشش اور محنت و مشقت کریں تو اس کو حاصل کر لیں گے۔

كُلًّا تُمِدُّ هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ مِنْ عَطَاءِ رَبِّكَ ۗ وَمَا كَانَ عَطَاءُ رَبِّكَ

مَهْظُورًا ﴿۲۰﴾<sup>[۱]</sup>

(اے رسول!) ان کو اور ان کو (غرض سب کو) ہم ہی تمہارے پروردگار کی (اپنی) بخشش سے مدد دیتے ہیں۔ اور تمہارے پروردگار کی بخشش تو (عام ہے) کسی پر بند نہیں۔

یہ قرآن کا بیان ہے۔ صرف مادیات کے لئے محنت اور کوشش کی جائے تو دولت و طاقت حاصل ہوتی ہے، لیکن سعادت نصیب نہیں ہوتی۔

## اخلاق اور انتظامی سسٹم

جہاں تک ہو سکے، اپنے مینجمنٹ کو زیادہ سے زیادہ اسلامی بنا لیں۔ اسلامی انتظامی توانائی کے ساتھ انسانی اخلاق۔ "فاذا عزمت فتوکل علی اللہ" (جب عزم کر لیں تو پھر خدا پر بھروسہ کر کے شروع کریں) خداوند عالم اپنے پیغمبر سے فرماتا ہے کہ "عوام کا خیال رکھئے" جنگ احد کے بعد کی بات ہے، انہوں نے شکست کھائی ہے، دکھی ہیں۔ "ان سے مشورہ کیجئے، ان سے خوش اخلاقی کے ساتھ پیش آئیے؛ لیکن" فاذا عزمت فتوکل علی اللہ" جب عزم کر لیا تو خدا پر توکل کریں اور آگے بڑھیں۔ انتظامی مہارت یہ ہے: خوش اخلاقی ہو لیکن اسی کے ساتھ، استحکام، انتظامی اقتدار اور ہر حال میں خدا پر توکل، پردگاہ عالم سے نیکی طلب کرنا اور اس پر اعتماد اور توکل کرنا۔

## علم کے ساتھ اخلاق ضروری ہے

طالب علم کے لئے ایک فطری پارسائی ضروری ہے۔ طالب علم جتنا پارسائی سے نزدیک ہوگا، علم سے اتنا ہی مانوس اور ہم آہنگ ہوگا اور علم کو اتنا ہی زیادہ پسند کرے گا، اتنا ہی زیادہ علم حاصل کرے گا، اتنی زیادہ علم کی قدر کرے گا اور علم کو اتنی ہی زیادہ اہمیت دے گا۔ علم کو اخلاق کے ساتھ اور صنعتی، سائنسی اور مادی ترقی کو اخلاقی رشد کے ساتھ ہونا چاہئے۔ خدا پر توجہ اخلاقی رشد کا بنیادی عامل شمار ہوتی ہے۔

فرض کریں کوئی معاشرہ ایسا ہے جس میں معنویت اور اخلاق ہے لیکن علم نہیں ہے تو یہی بے علمی اس کو تباہی کے دہانے پر لے جائے گی۔ اس لئے کہ دشمن آئے گا اور اپنے علم کے حاصل کو، جس کی اس معاشرے کو ضرورت ہوگی، حتیٰ معنویات کی قیمت پر اس معاشرے

پر مسلط کرے گا اور اس کے ہاتھ فروخت کرے گا۔ یہ معاشرہ ایک دن، دو دن، کچھ عرصے تک صبر کرے گا، علم کے ماحصل کو اپنے ملک میں نہیں لائے گا لیکن سرانجام اسے درآمد کرنے پر مجبور ہو جائے گا۔ یہ حالت اس وقت وجود میں آئے گی جب بنیاد تباہ و برباد ہو چکی ہو۔ اگر ملک میں، معاشرے میں اچھی یونیورسٹی ہو، لیکن معنویت اور اچھا اخلاق نہ ہو تو حالت کیا ہوگی؟ اس کی حالت اس سے بھی بدتر ہوگی۔ اس لئے کہ اس صورت میں ملک میں علم ترقی کرے گا لیکن انسانی اقدار و اہداف کے برعکس سمت میں جائے گا۔ یہ علم ظلم، استعمار، امتیاز، بے عفتی، حتیٰ قومی اصول و اقدار سے خیانت کا وسیلہ بن جائے گا۔

## علم سے اخلاق کی جدائی

آج مغربی دنیا اور مغربی تمدن علم و دانش کی غیر معمولی پیشرفت کے باوجود جو بشریت کو نجات دلانے پر قادر نہیں ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ مزاج بشریت کے لئے سازگار نہیں ہے۔ جہاں بھی علم ہو لیکن ضمیر، معنویت اور انسانی احساسات و جذبات نہ ہوں، وہاں علم و دانش سے بشریت کو کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا۔ علم، معنویت اور اخلاق کے بغیر ایٹم بم میں تبدیل ہو جاتا ہے اور بے گناہوں پر گرتا ہے، اسلحہ بن جاتا ہے اور لبنان، فلسطین اور دنیا کے دیگر علاقوں میں بے گناہوں کو ہدف بناتا ہے، مہلک کیمیائی مادہ بن جاتا ہے اور حلچہ نیز دنیا کے دیگر علاقوں میں عورتوں، مردوں، بچوں اور بوڑھوں کا بہیمانہ انداز سے قتل عام کرتا ہے۔ یہ چیزیں کہاں سے آئیں؟ یہ مہلک مواد، علم و دانش کے انہی مراکز سے اور انہی یورپی ملکوں سے آئے۔ انہی ملکوں نے یہ مواد تیار کیا اور اس حکومت کو دیا جس کو انتہائی بنیادی اصولوں کا بھی کوئی پاس و لحاظ نہیں تھا۔ اسلحے اور انواع و اقسام کی سائنسی مصنوعات آج نوع انسان کو سعادت و خوش نصیبی عطا نہیں کر سکیں اور نہ ہی کر سکتی ہیں۔ یہ سائنسی مصنوعات افراد بشر،

عورتوں، مردوں اور بچوں کو زندگی کی لذتوں سے آشنا نہیں کر سکتیں، اس لئے کہ ان کے ہمراہ اخلاق و معنویت نہیں ہے۔

## معالج کا اخلاق

ایک ڈاکٹر اور طبیب کو دوزاویوں سے اخلاق کے مسئلے کو زیادہ اہمیت دینی چاہئے۔ ایک لینے کے زاویئے سے اور دوسرے واپس دینے کے زاویئے سے۔ جس مرحلے میں وہ علم حاصل کرتا ہے، وہاں بھی اسلامی اخلاقیات ہیں۔ یعنی تعلیم و تربیت میں اسلامی اخلاق؛ طریقہ تعلیم، تعلیم کا موضوع، کس سے تعلیم لی جائے، کس لئے تعلیم حاصل کی جائے، یہ سب تعلیم کے مختلف مراحل ہیں۔ "رحم اللہ امرء عمل عملاً فاتقہ" (یہ اصول) تعلیم میں بھی (نافذ) ہے۔ یعنی اچھی تعلیم حاصل کرنا، ہمیشہ بہترین چیزیں حاصل کرنا اور بہترین چیزیں رکھنا، اخلاقیات کا جز ہے۔

اس کے بعد جو سیکھا ہے اس کو کام میں لانے کا مرحلہ ہے۔ یہ بیماروں اور یونیورسٹی میں طلبا سے دوچار ہونے کا مرحلہ ہے۔ یہ دوسرا مرحلہ ہے۔ یہاں بھی اخلاقیات کا عمل دخل ہے۔ بقراط کی وصیت میں بہت ہی اہم نکات پائے جاتے ہیں جن کا تعلق بیماروں کے ساتھ ہی سلوک اور اس بات سے ہے کہ بیماری کیسے دور کی جائے اور یہ اس میدان میں اخلاق کے دو پہلوؤں میں سے ایک ہے۔

## اخلاق سے سیاست کی جدائی کا خطرہ

دنیا میں یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ سماج میں وہ لوگ ابھر کے سامنے آتے ہیں جو

خاص انفرادی اخلاق کے مالک ہوں۔ تکبر کرنا، آرام و آسائش کی زندگی گزارنا، فضول خرچی، فیشن پرستی، خود پسندی و خود سری وغیرہ ایسی چیزیں ہیں کہ جن کے بارے میں لوگوں نے تسلیم کر لیا ہے کہ جو لوگ حکومت میں ہوں ان کی یہ خصوصیات ہوتی ہیں۔ حتیٰ انقلابی ملکوں میں، وہ انقلابی حضرات، جو کل تک خیموں میں زندگی گزارتے تھے، ویرانوں اور قبرستانوں میں روپوش رہتے تھے، حکومت ملتے ہی ان کی زندگی کی حالت بدل جاتی ہے، ان کی حکومت کا طریقہ بدل جاتا ہے اور وہ بھی وہی طریقہ اپنالیتے ہیں جو دنیا کے دیگر حکام اور سلاطین کا ہوتا ہے۔

امام خمینی (رحمۃ اللہ علیہ) نے اس غلط فکر کو بدل دیا اور دکھا دیا کہ قوم اور مسلمین عالم کا مقبول ترین رہبر کیسی زاہدانہ زندگی گزارتا ہے، ملاقات کے لئے آنے والوں سے محلوں کے بجائے حسینہ میں ملتا ہے اور لباس اور زبان کی سادگی کے ساتھ ہی عوام کے سلسلے میں انبیاء کے طرز عمل کا نمونہ پیش کرتا ہے۔

سیاست کو دو خطرات لاحق ہوتے ہیں: ایک یہ ہے کہ سیاست اخلاق سے دور اور معنویت و فضیلت سے عاری ہو سکتی ہے۔ یعنی شیاطین، سیاست پر غلبہ حاصل کر سکتے ہیں اور سیاست معاشروں کے تسلط پسندوں اور دولت پرستوں کے مفاد کے تحفظ کا ذریعہ بن سکتی ہے۔ اگر سیاست اس مصیبت میں مبتلا ہو گئی تو انسانی معشروں کے تمام شعبے عیوب اور مشکلات میں مبتلا ہو جائیں گے اور پھر کوتاہ نظر، بچکانہ خصلت کے مالک اور ضعیف النفس افراد سیاست کو اپنے ہاتھ میں لے لیں گے اور سیاست کی قیادت قوی اور باصلاحیت ہاتھوں سے نکل کے نالائق لوگوں کے پاس چلی جائے گی۔

## اخلاق اور فن

### اخلاق اور فن کی یگانگت

جو انسان قابل احترام اور باشرف ہو اس کا دل، ذہن اور فکر بھی باشرف اور قابل احترام ہوگی۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ سامنے والے کو صرف اس بنا پر کہ وہ میٹھا فنکار کی باتیں سن رہا ہے، سب کچھ دے دیا جائے بلکہ یہ دیکھنا ضروری ہے کہ فنکار اس کو کیا دینا چاہتا ہے۔ بات اخلاق اور فضیلت کی ہو رہی ہے۔ میں نے، میرا خیال ہے کہ، رومین رولینڈ (معروف فرانسیسی مصنف، جس کا اصل نام ایل سن جسٹ تھا 1/26/1866 - 30/12/1944) کے حوالے سے پڑھا ہے کہ اس نے کہا تھا کہ کسی بھی فنی کام میں ایک فیصد فنکاری، ننانوے فیصد اخلاق ہونا چاہئے۔ یا احتیاط سے کام لیتے ہوئے اس طرح کہیں کہ: دس فیصد فنکاری اور نوے فیصد اخلاق ہونا چاہئے۔ مجھے ایسا لگتا کہ یہ بات عین حقیقت نہیں ہے۔ اگر مجھ سے پوچھیں تو میں کہوں گا کہ سو فیصدی فنکاری اور سو فیصدی اخلاق ہونا چاہئے۔ ان میں آپس میں کوئی منافات نہیں ہے۔ کام کو سو فیصدی فنکارانہ خلاقیت کے ساتھ انجام دینا چاہئے جس میں سو فیصدی اعلیٰ اور بافضیلت باتیں پیش کی جائیں۔ آرٹ اور فن کے شعبے میں بعض ہمدرد لوگوں کے لئے جو چیز باعث تشویش ہے، یہ ہے کہ فنکار تخیل اور آرٹ کی آزادی کے نام پر فضیلتوں کو فنا اور اخلاقیات کی بے حرمتی نہ کر دے، یہ بہت اہم ہے۔

## اخلاقی مشکلات

### اخلاق سے عاری آزادی

مغربی ڈیموکریسی کا فلسفہ اور بنیاد لبرلزم ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ انسان آزاد ہے اور اس آزادی کا تقاضا ہے کہ آمریت نہ رہے، جمہوریت رہے۔ اب یہ آزادی جو لبرلزم سے ماخوذ ہے، آزادی مطلق ہے۔ یعنی اگر عوام فیصلہ کر لیں کہ اس چیز کو قبول کریں جو سو فیصد ان کے نقصان میں ہے (تو وہ یہ کام کر سکتے ہیں) فرض کریں کہ برطانیہ کے عوام، جس طرح انہوں نے اپنی پارلیمنٹ میں ہم جنس بازی کو قانونی حیثیت دے دی ہے، اسی طرح، یہ فیصلہ کریں کہ ہیروئن کا استعمال اور محارم (ماں، باپ، بھائی بہن اور بیٹی بیٹے وغیرہ) سے شادی کی بھی اجازت ہونا چاہئے تو؟ اب ان کے پاس اس کو قبول نہ کرنے کی کوئی معقول وجہ نہیں ہے۔ ہم جنس بازی اور محارم کی شادی دونوں میں فرق کیا ہے؟ اس کا کوئی معقول جواب نہیں ہے۔ آج اگر امریکی کانگریس یا برطانوی پارلیمنٹ محارم کی شادی کو منظوری دینے کا فیصلہ کریں تو اب مردانہ غیرت وغیرہ کی بات کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ یعنی اس آزادی کی حدود پر کوئی منطق حکمفرما نہیں ہے۔ اگر وہ یہ کہیں کہ اس حد کے بعد آزادی، اخلاق کے خلاف ہے تو ہم یہ کہیں گے کہ کون سا اخلاق؟ کوئی اخلاق بچا ہی نہیں ہے۔ سب آزاد ہیں۔ اس لئے کہ لبرلزم کا مطلب آزادی ہے اور اس آزادی کی کوئی حد بندی نہیں کی جاسکتی الا یہ کہ آزادی، آزادی

کے خلاف اور سماجی آزادی کی بنیاد کے خلاف ہو۔ ان کی ریڈ لائن صرف یہ ہے۔ مغربی ڈیوکریسی لبرلزم کے فلسفے اور منطق سے، درحقیقت اپنے کھوکھلے پن کو ثابت کرتی ہے۔ اس صورت میں معاشرے کی تمام اخلاقی قدریں ختم ہو جائیں گی۔ وہ اس کا اعتراف کرنے پر تیار نہیں ہیں لیکن اس کا یقینی نتیجہ یہی ہے۔

## اخلاق سے دوری

مغرب والوں نے اخلاق کی بنیادیں بھی خود ہی ختم کی ہیں۔ پچاس ساٹھ سال پہلے سے ہی انہوں نے اخلاقیات کی بنیادوں کو گرانا شروع کر دیا۔ یعنی انفرادی آزادی اور اس میں لامحدود توسیع کہ ہر شخص جو چاہے انجام دے، جتنی لذت (جس طرح سے بھی) حاصل کرنا چاہے حاصل کرے، اس بات نے معاشرے کو ثقافتی لحاظ سے اندر سے تباہ کر کے رکھ دیا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ ثقافت اور شخصیت کے لحاظ سے سخت بحران کا شکار ہے۔

امریکی معاشرہ، زیادہ دولت، زندگی کے وسائل کی فراوانی اور سائنسی ترقی کے باوجود معنوی فقر اور وحشتناک اخلاقی تہی دستی کا شکار ہے کہ ایسے جرائم اور ایسے جہاں تسلسل سے رونما ہو رہے ہیں۔ یہ معنویت اور دینداری سے دوری کا نتیجہ ہے۔ کیسے ممکن ہے کہ کوئی ماں وقت لذت اور حقیر خواہش کی تکمیل کے لئے اپنے بچوں کو قتل کر دے؟

اگر انفرادی لذت کا حصول اس بات کا باعث ہو سکتا ہے کہ انسان آزادی کے ساتھ اس کام کو انجام دے تو پھر منشیات کے استعمال پر اتنی پابندی اور دباؤ کیوں ہے؟ کوئی شخص ایسا ہے جس کا جی چاہتا ہے کہ منشیات استعمال کرے، اس کی اس خواہش کی تکمیل میں رکاوٹ کیوں بنتے ہو؟ اس کا ان کے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔ جب کسی معاشرے میں

اخلاقی بنیادیں گر جائیں تو اس کو کوئی بھی چیز نہیں بچا سکتی۔ آج ان کی یہی حالت ہے۔

## اخلاقی برائیاں

یہ جو بعض لوگ دنیوی زندگی کے لالچ میں پڑ کر روح کے لئے تکلیف دہ زندگی گزارتے ہیں اور اخلاقی برائیوں، ناپسندیدہ صفات، حرص و طمع اور بخل کے شکار ہو جاتے ہیں، یہ کائنات کے بارے میں خدائی، معنوی اور توحیدی نظریے سے جو لوگوں کو اتحاد و یک جہتی اور پر امن بقائے باہمی کی دعوت دیتا ہے، دوری کا نتیجہ ہے۔ ایک ساتھ رہنا اور اتحاد انسان کے اندر انفرادی طور پر بھی پسندیدہ اور شیریں ہے اور معاشرے اور دنیا کی سطح پر بھی ایسا ہی ہے۔

اقوام، حکام، بڑوں اور چھوٹوں کی یہی برائیاں ہیں جو ان کے دل کے اندر خود پسندی، خود پرستی اور فرعونیت کا جذبہ پیدا کرتی ہیں۔ بعض اوقات انسان اپنے جسمانی قالب سے باہر، یعنی اپنے ظاہر میں فرعونیت کی کوئی علامت نہیں رکھتا لیکن باطن میں، دل کے اندر، فرعون ہوتا ہے۔ خود پسندی، خود پرستی، اپنے آپ کو محور قرار دینا، اپنی ذات کو بڑا بنا کر پیش کرنا، اپنی خواہشات، اپنے میلانات، اپنی شہوات اور اپنے مفادات کو بہت اہم سمجھنا، یہ باتیں، زندگی کی اکثر برائیوں کی جڑ ہیں؛ لہذا تزکیہ نفس، نفس کی پاکیزگی کا راستہ اختیار کرنا چاہئے۔

## خاندان میں اخلاقیات کا شیرازہ بکھرنے کے عواقب

جہاں بھی شہوت پرستی، اخلاقی برائیوں اور بے راہ روی کا راستہ کھلا، وہاں خاندان

کاشیرازہ بکھر جاتا ہے اور پھر وہی ہوتا ہے جس کا آج مغربی ملکوں میں مشاہدہ کیا جا رہا ہے۔ خاص طور پر ان جگہوں پر جہاں بے راہ روی زیادہ ہے، وہاں یہ چیز زیادہ واضح ہے۔ ان جگہوں پر خاندان کا تصور اپنی حقیقت کھو چکا ہے۔ اگر کبھی میاں بیوی کچھ دیر کہیں بیٹھنا چاہیں تو مثال کے طور پر ایک وقت معین کریں جب سب گھر والے جمع ہوں اور کچھ دیر افراد خاندان کے ساتھ بیٹھ کر چائے پی لیں، یعنی پر خلوص اور محبت آمیز گھر کی فضا کا کوئی وجود نہیں رہا۔ لہذا پہلا مسئلہ یہ ہے کہ ایک دوسرے سے محبت کریں اور ایک دوسرے کا اعتماد حاصل کریں۔

### خدا سے اپنے اصلاح کی توفیق طلب کریں

البتہ خدا سے بھی مدد حاصل کریں ہم ضعیف اور کمزور ہیں ہم جلدی سے اپنے احساسات پر کنٹرول نہیں کر پاتے لغزشوں سے خدا کی پناہ حاصل کرو اس سے اپنی اصلاح کے لیے توفیق طلب کرو، میں معتقد ہوں کہ خدا کا لطف و کرم اس انقلاب پر گزشتہ کی طرح آج بھی ہے اگر اللہ کی مدد اور اس کا فضل نہ ہوتا ان مختلف میدانوں میں ہم کبھی بھی ترقی نہیں کر سکتے۔ آج جو الحمد للہ ملک کے اندر اور باہر انقلاب کی حیثیت محفوظ ہے اور اس کے دشمن مایوس ہیں یقیناً خدا کا لطف و کرم ہمارے شامل حال ہے۔

### بغیر دعا، توجہ اور توسل کے خدا کی طرف نہیں بڑھا جا سکتا

خداوند متعال یقیناً ان بندوں کی جو اس کے راستے پر چلتے ہیں اور اخلاص کے ساتھ قدم بڑھاتے ہیں حمایت اور نصرت کرتا ہے۔ مجھے اس سلسلے میں ذرہ برابر بھی شک نہیں

ہے۔ البتہ خداوند عالم سے تضرع اور توسل کو فراموش نہیں کرنا چاہیے۔

قُلْ مَا يَعْبُوا بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا ﴿٤١﴾

(اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ اگر تم دعا نہیں کرتے تو میرا پروردگار بھی تمہاری کچھ پرواہ نہیں کرتا تم نے تو (اس کے رسولؐ کو) جھٹلایا تو عنقریب ہی (اس کا وبال) تمہارے سر پڑے گا۔

بغیر دعا، توجہ اور توسل کے خدا کی طرف نہیں بڑھا جا سکتا۔ اور میں عقیدہ رکھتا ہوں کہ امام (ع) کی کامیابی کی بھی ایک وجہ یہی تضرع اور خدا کی طرف توجہ تھی۔

انسان کی آئیڈیالوجی کی تاثیر اس کی شخصیت کے بننے میں

ہر انسان کی شخصیت، ان عوامل و عناصر کے علاوہ جو اس کی ظاہری شکل و صورت کو تشکیل دیتے ہیں کچھ ایسے عوامل کی محتاج ہے جو اس کو بنانے میں بنیادی رول ادا کرتے ہیں۔ جیسے افکار، آئیڈیالوجی اور نظریات۔ تمام افکار و نظریات امام (رہ) جیسے انسان کو تربیت نہیں کر سکتے جو شخص خدا، قیامت، پروردگار عالم کے حاضر و ناظر ہونے اور موت کے بعد کی زندگی پر ایمان رکھتا ہے اس دنیا میں ایک ڈھنگ سے عمل کرتا ہے اور جو شخص ان نظریات اور افکار سے بے بہرہ اور عاری ہوتا ہے دوسرے طور و طریقے سے زندگی بسر کرتا ہے۔ ہر انسان کی آئیڈیالوجی اس کی شخصیت سازی میں بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔

ان عناصر اور عوامل میں سے جو شخصیت ساز ہوتے ہیں ایک ہدف اور اس کے دائرہ کا تعین ہے عمل اور حرکت کا راستہ اس کے دائرہ مقصد سے وابستہ ہوتا ہے۔ بڑے

بڑے مقاصد خود بخود بڑی شخصیتوں کو وجود دیتے ہیں۔ اہداف، افکار اور انسانی آئیڈیالوجی زندگی کے بارے میں سماج کے بارے میں، مستقبل کے بارے میں اور انسانی ذمہ داریوں کے بارے میں انسانی شخصیتوں کو بنانے والے عناصر ہیں۔

### اپنی صلاحیتوں سے استفادہ کرنے کا طریقہ

انسان اپنے اندر چھپی ہوئی استعدادوں اور صلاحیتوں کے گنجینوں اور خزانوں کا استخراج کر کے اپنے آپ کو اور اپنی دنیا کو جو اس کے لیے پیدا کی گئی ہے خوبصورت بنا سکتا ہے اور اسے سجھا سکتا ہے اور علم و ایمان کے دو پروں سے معنوی اور مادی فضاؤں میں پرواز کر سکتا ہے اور ان استعدادوں اور صلاحیتوں کو ضائع کر کے اپنے آپ کو جہنمی بنا سکتا ہے اور اپنی دنیا کو اجاڑ سکتا ہے۔ انسان کی ہدایت کا چراغ خدا پر ایمان اور اس کے امر و نہی کے سامنے تسلیم محض ہونا ہے۔ دنیا آخرت کی کھیتی ہے اور موت زندگی کا خاتمہ نہیں بلکہ ایک نئی اور ابدی دنیا کے لیے دروازہ ہے۔ اسلامی تفکر میں تمام انسان مرد و عورت خدا کے بندے ہیں۔

## ماہِ رمضانِ ماہِ تربیت

ماہِ رمضان ایک بار پھر اپنی تمام برکتیں اور معنوی جلوے لے کر آ گیا ہے ماہِ رمضان آنے سے پہلے سرکارِ دو عالم ﷺ لوگوں کو اس بابرکت اور باعظمت مہینے میں وارد ہونے کے لئے تیار کرتے تھے۔

قَدْ أَقْبَلَ إِلَيْكُمْ شَهْرُ اللَّهِ بِالْبَرَكَاتِ وَالرَّحْمَةِ وَالْمَغْفِرَةِ ۚ

ایک روایت کے مطابق آپ نے ماہِ شعبان کی آخری نماز جمعہ کے خطبہ میں یہی فرماتے ہوئے لوگوں کو ماہِ رمضان کی آمد کی طرف متوجہ کیا اگر ہم ایک جملہ میں اس مہینہ کی تعریف کرنا چاہیں تو کہہ دیں کہ یہ ایک ”غنیمتِ موقع“ ہے۔ ہمارے اور آپ کے لئے اس مہینہ میں بہت سارے غنیمتِ مواقع ہیں اگر ہم ان سے پورا پورا فائدہ اٹھانے میں کامیاب ہو جائیں تو آخرت کے لئے ایک عظیم اور گراں قیمت ذخیرہ اکٹھا کر لیں گے اس بات کی میں تھوڑی وضاحت کرنا چاہوں گا یہ پہلا خطبہ ماہِ رمضان اور اس بے نظیر موقع سے ہی متعلق ہوگا۔

خدا کی مہمانی

پیغمبر اکرم ﷺ کے جس خطبہ کا میں نے تذکرہ کیا ہے اس میں آگے چل کر آپ

فرماتے ہیں:

شَهْرٌ دُعِيْتُمْ فِيهِ إِلَى ضِيَافَةِ اللَّهِ <sup>[1]</sup>

اس مہینہ میں تمہیں خدا کی طرف سے مہمانی میں بلایا گیا ہے یہی جملہ اپنی جگہ قابل غور ہے خدا کی طرف سے دعوت ہے، مجبور نہیں کیا گیا ہے کہ دعوت میں سب کو آنا ہے۔ فریضہ قرار دیا ہے لیکن دعوت میں جانا یا نہ جانا ہمارے اپنے اختیار میں ہے کچھ ایسے بھی ہیں جنہیں دعوت نامہ بھی پڑھنے کا موقع نہیں ملتا اس قدر غافل ہیں، اتنا مادی اور دنیاوی معاملات میں غرق ہیں کہ انہیں پتہ ہی نہیں چلتا کہ کب ماہ رمضان آیا اور کب چلا گیا ایسے ہی جیسے کسی شخص کو کسی بڑی بابرکت دعوت میں بلایا جائے لیکن وہ کارڈ تک کھولنے کی زحمت گوارا نہ کرے یہ تو بالکل ہی خالی ہاتھ رہ جائیں گے کچھ ایسے لوگ ہیں جنہیں اتنا تو پتہ چل جاتا ہے کہ انہیں دعوت میں بلایا گیا ہے لیکن وہ شرکت نہیں کرتے۔

خدا کا لطف جن کے شامل حال نہیں ہے، جنہیں اس نے توفیق نہیں دی ہے یا یہ کہ خود ہی معذور ہیں وہ روزہ نہیں رکھ پاتے یا یہ کہ قرآن کی تلاوت اور ماہ رمضان کی دعاؤں سے محروم رہ جاتے ہیں یہ وہی لوگ ہیں جو دعوت میں جاتے ہی نہیں جب جاتے ہیں نہیں تو ان کا جو ہونا ہے وہ واضح ہے لیکن مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد اور ہم جیسے لوگ اس دعوت میں شریک ہوتے ہیں لیکن ہم سب یہاں ایک سافائدہ نہیں اٹھاتے کچھ اس دعوت میں سب سے زیادہ فوائد حاصل کر لیتے ہیں۔

ایک ریاضت

اس دعوت میں جو ریاضت ہے روزہ رکھنا اور بھوکا رہنا شاید یہ اس خدائی دعوت کا

[1] (الأمالی للصدوق) / النص / 93 / المجلس العشرون

سب سے بڑا فائدہ ہے روزہ میں انسان کے لئے معنوی برکتیں اتنی زیادہ ہیں اور دل میں اتنی نورانیت پیدا کرتی ہیں شاید یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ اس ماہ مبارک کا سب سے بڑا فائدہ روزہ ہی ہے۔ جو لوگ روزہ رکھتے ہیں وہ دعوت میں حاضر ہو گئے ہیں اور یہاں انہیں کچھ نہ کچھ مل ہی جائے گا اس ماہ مبارک کی معنوی ریاضت یعنی روزہ رکھنے کے علاوہ کچھ لوگ بہترین انداز میں قرآن بھی سیکھتے ہیں قرآن کی تلاوت غور فکر کے ساتھ کرتے ہیں روزہ کی حالت میں یا روزہ سے پیدا ہوئی نورانی حالت میں رات، آدھی رات میں قرآن کی تلاوت کرنا، قرآن سے انس پیدا کرنا اور خدا کا مخاطب قرار پانا کچھ اور ہی معنوی لذت دیتا ہے اس حال میں قرآن کی تلاوت کرنے سے انسان کو جو کچھ حاصل ہوتا ہے وہ عام حالات میں تلاوت کرنے سے نہیں ملتا کچھ لوگ یہ فائدہ بھی اٹھاتے ہیں اس کے علاوہ یہ لوگ خدا سے کلام کرتے ہیں، اس سے مخاطب ہوتے ہیں اس سے راز و نیاز کرتے ہیں، اس سے اپنے دل کی بات کہتے ہیں، اپنے راز کی باتیں اسے بتاتے ہیں یہ لوگ یہ فائدہ بھی اٹھاتے ہیں۔

مطلب یہ کہ یہی دعائیں، دعائے ابو حمزہ ثمالی، دن کی دعائیں، رات کی دعائیں، سحری کی دعائیں یہ سب خدا سے بات ہی کرنا تو ہے اس سے کچھ مانگنا اور دل کو اس کی بارگاہ عزت سے قریب کرنا یہی ہے تو یہ فائدہ بھی یہ لوگ اٹھاتے ہیں اور کل ملا کے ماہ رمضان کے تمام فوائد سے بہرہ مند ہو جاتے ہیں۔

## محارم الہی سے پرہیز

اس سب سے بڑھ کے بلکہ ایک لحاظ سے ان سب سے افضل چیز گناہوں سے پرہیز ہے یہ لوگ گناہ بھی نہیں کرتے، پیغمبر اکرم ﷺ کی طرف سے جمعہ کے خطبہ بیان ہونے والی روایت میں مزید آیا ہے کہ امیر المؤمنین علیؑ سرکارِ دو عالم ﷺ سے پوچھتے ہیں

کہ اس مہینہ میں سب سے افضل عمل کون سا ہے آپ جواب دیتے ہیں:

الْوَرَعُ عَنْ مَحَارِمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ۱۱

محرمات الہی سے پرہیز تمام اعمال پر مقدم ہے، سب سے افضل عمل قلب و روح کو آلودہ ہونے اور انہیں زنگ لگنے سے بچانا ہے یہ لوگ گناہوں سے بھی پرہیز کرتے ہیں روزہ بھی رکھتے ہیں، تلاوت بھی کرتے ہیں، ذکر و دعا بھی پڑھتے ہیں اور گناہوں سے دور بھی رہتے ہیں یہ ساری چیزیں انسان کو اسلام کی مطلوبہ رفتار و کردار سے نزدیک کر دیتی ہیں جب یہ سارے اعمال انجام پا جاتے ہیں تو انسان کا دل کینوں سے خالی ہو جاتا ہے اس کے اندر ایثار و فداکاری کا جذبہ بیدار ہو جاتا ہے غریبوں اور مسکینوں کی مدد اس کے لئے آسان ہو جاتی ہے مادی امور میں دوسرے کے فائدہ اور اپنے نقصان میں کوئی قربانی دے دینا اس کے لئے آسان ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ ماہ رمضان میں جرائم کم ہو جاتے ہیں نیکیاں بڑھ جاتی ہیں معاشرہ میں آپسی پیار، محبت زیادہ ہو جاتا ہے یہ سب خدا کی اس دعوت کی برکتیں ہیں۔

## استغفار

اس طرح سے کچھ لوگ ماہ رمضان سے پورا پورا فائدہ اٹھاتے ہیں لیکن کچھ لوگ ایسا نہیں کر پاتے ایک چیز کا فائدہ اٹھاتے ہیں تو دوسری چیز سے اپنے کو محروم کر لیتے ہیں ہر مسلمان کی کوشش ہونی چاہئے کہ وہ اس دعوت الہی سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہو کر خدا کی رحمت و مغفرت حاصل کر لے استغفار کے لئے میں تاکید کر رہا ہوں خطاؤں سے استغفار، گناہوں سے استغفار، لغزشوں سے استغفار، چھوٹے گناہوں سے استغفار، بڑے گناہوں سے استغفار کیجئے، اس مہینہ میں اپنے دل سے زنگ چھڑانا، اپنے آپ سے آلودگیاں دور کرنا

۱۱ (الأمالی للصدوق) / النص / 95 / المجلس العشرون

اور اپنے نفس کو دھو ڈالنا بہت ضروری ہے اور یہ استغفار ہی کے ذریعہ ممکن ہوگا۔

بہت سی روایات میں آیا ہے کہ بہترین دعا یا سب سے افضل دعا استغفار ہے استغفار یعنی خدا سے مغفرت چاہنا استغفار سب کے لئے ہے، پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جیسی ذات گرامی بھی استغفار کرتی تھی ہم جیسوں کا استغفار گناہوں کی معافی مانگنا ہے لیکن کچھ لوگوں کا استغفار ان عام گناہوں کی وجہ سے جنہیں سب جانتے ہیں یا انسان کے اندر کی حیوانی خصلتوں کی وجہ سے نہیں ہوتا بلکہ ترک اولیٰ کی وجہ سے ہوتا ہے کچھ تو ترک اولیٰ بھی نہیں کرتے پھر بھی استغفار کرتے ہیں یہ استغفار خدا کی ذات مقدس کی عظمت کے مقابلہ میں ممکن الوجود انسان کے فطری نقص کی بنا پر ہوتا ہے خدا کی کامل معرفت نہ ہونے کی وجہ سے استغفار کیا جاتا ہے یہ بزرگان اور اولیاء کا استغفار ہے۔

ہمیں گناہوں سے استغفار کرنا چاہئے استغفار کا فائدہ یہ ہے کہ یہ ہمیں اپنے سلسلہ میں غفلت سے باز رکھتا ہے ہم بعض اوقات اپنے سلسلہ میں غلطی کرتے ہیں لیکن جب استغفار کرنے بیٹھتے ہیں تو گناہ، خطائیں، لغزشیں، جتنی بھی خواہشات نفس کی پیروی کی ہے، جتنا بھی حد سے تجاوز کیا ہے، جتنا اپنے اوپر ظلم کیا ہے، جتنا دوسروں پر ظلم کیا ہے سب ہماری آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے ہمیں سب یاد آجاتا ہے کہ ہم نے کیا، کیا ہے لہذا غرور، تکبر اور غفلت میں مبتلا ہونے سے ہم بچ جاتے ہیں۔

استغفار کا سب سے پہلا فائدہ یہ ہے اس کے بعد خدا نے وعدہ کیا ہے کہ جو شخص استغفار کرے، یعنی حقیقی معنی میں گناہوں کی بخشش کے لئے خدا سے دعا کرے اور گناہوں پر شرمندہ بھی ہو "لوجد اللہ تو اباً رحیماً" خدائے متعال تو یہ قبول کرنے والا ہے اس استغفار کا مطلب خدا کی طرف لوٹ آنا اور خطا و گناہ سے منہ موڑ لینا ہے۔ اگر استغفار سچا ہو تو اسے خدا قبول کر لیتا ہے۔

توجہ کے ساتھ استغفار کیجئے اگر آدمی ایسے ہی زبان سے استغفر اللہ استغفر اللہ استغفر اللہ استغفر اللہ کہتا رہے اور اس کا ذہن ادھر ادھر ہو تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے یہ استغفار نہیں ہے استغفار دعا ہے استغفار کا مطلب مانگنا اور طلب کرنا ہے انسان کو حقیقی معنی میں خدا سے مانگنا چاہئے اور اس سے عفو و مغفرت طلب کرنی چاہئے میں نے یہ گناہ کیا ہے پالنے والے! مجھ پر رحم کر میرے اس گناہ کو معاف کر دے ہر گناہ کا اگر اس طرح استغفار کیا جائے تو یقیناً غفران الہی حاصل ہو جائے گی خدا نے توبہ و استغفار کا دروازہ کھلا رکھا ہے۔

البتہ دین مقدس اسلام میں دوسروں کے سامنے گناہ کا اقرار کرنا ممنوع ہے بعض دوسرے مذاہب میں ہے کہ عبا نگاہ میں جا کر وہاں روحانی یا مذہبی رہنما کے سامنے بیٹھ کر گناہوں کا اعتراف کیا جائے یہ اسلام میں نہیں ہے اس کی اسلام اجازت نہیں دیتا اپنا پردہ فاش کرنا، اپنے راز اور گناہ دوسروں سے کہنا منع ہے اس کا فائدہ بھی کچھ نہیں ہے ان تحریف شدہ خیالی مذاہب میں تو کہا جاتا ہے کہ روحانی رہنما گناہ بخش دیتا ہے ایسا کچھ نہیں ہے گناہوں کو معاف کرنے والا صرف خدا ہے خود پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی گناہوں کو معاف کرنے کا حق نہیں رکھتے۔ قرآن میں ارشاد ہوا ہے:

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ

وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا ﴿٣٩﴾

(اے رسول!) جب ان لوگوں نے (نافرمانی کر کے) اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا اگر تمہارے پاس چلے آتے اور خدا سے معافی مانگتے اور رسول (تم) بھی ان کی مغفرت چاہتے تو بے شک وہ لوگ خدا کو بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان پاتے۔

اگر گناہ اور اپنے اوپر ظلم کرنے کے بعد یہ لوگ تمہارے پاس آ کر کہیں کہ تم پیغمبر ہو پھر خدا سے مغفرت و بخشش طلب کریں اور تم بھی ان کے لئے بخشش طلب کرو تو خدا ان کی توبہ قبول کر لے گا یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے لئے مغفرت مانگتے ہیں خود معاف نہیں کرتے گناہ کو صرف خدائے متعال ہی بخش سکتا ہے اسے استغفار کہتے ہیں استغفار کی بہت فضیلت ہے اس ماہ مبارک میں اس سے غافل نہیں رہنا چاہیے خاص طور سے سحر کے وقت اور رات میں استغفار کیا کیجئے ماہ رمضان کی دعاؤں کو ان کے معنی پر توجہ دے کر پڑھا کیجئے۔

الحمد للہ! ہمارا معاشرہ روحانی اور مذہبی معاشرہ ہے دعا، توسل اور ابہتال الی اللہ لوگوں میں رائج ہے لوگ اسے پسند کرتے ہیں ہمارے نوجوانوں کے پاک و نورانی دل ذکر خدا کی طرف مائل ہیں یہ سب اچھے مواقع ہیں ماہ رمضان کی صورت میں ایک غنیمت موقع ہمیں دیا گیا ہے اس ماہ سے، اس سنہرے موقع سے پورا فائدہ اٹھانا چاہیے اپنے دلوں کو خدا سے نزدیک کیجئے انہیں خدا سے آشنا کیجئے استغفار کے ذریعہ قلب روح کو پاک کیجئے اپنی دعائیں خدا کے سامنے پیش کیجئے ہماری قوم نے خدا سے معنوی ارتباط کے نتیجے میں بڑے بڑے کارنامے انجام دیے ہیں خدا سے ارتباط پیدا کرنے کا ماہ رمضان ایک زبردست موقع ہے اس موقع سے فائدہ اٹھائیے۔

خداوند متعال سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہماری مدد کرے تاکہ ماہ رمضان میں ہم اپنے فرشتہ صفت نفس کو حیوان صفت نفس پر غالب بنا دیں، ہمارا وجود ایک رخ سے فرشتہ صفت ہے اور دوسرے رخ سے مادی اور حیوان صفت، نفسانی خواہشات مادی رخ کو فرشتہ صفت رخ پر غالب کر دیتی ہیں۔ خدا کرے ماہ مبارک رمضان میں ہم مادی رخ پر روحانیت و نورانیت کو غلبہ دینے میں کامیاب ہو جائیں اور پھر اس حالت کو ایک ذخیرہ کی طرح محفوظ رکھ

لیں اس طرح ماہ رمضان میں کی گئی یہ مشق سال بھر ہمارے کام آئے گی۔

### نوٹ:

مذکورہ کلمات میں آقائی معظم نے خطبہ شعبانہ کے چند کلمات کو ذکر کر کے ہمیں نصیحتیں فرمائی ہیں۔ ایک طالب علم ہونے کی بنا پر میں اس تشنگی میں اضافے کو محسوس کرتا ہوں جو ایک کسی پیاسے شخص کو پانی دیکھ کر محسوس ہوتی ہے۔

ہمارے استاد محترم حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا سید فیاض حسین نقوی دام عہدہ نے اپنی کتاب دروس رمضان ”زاد راہ مبلغین“ میں خطبہ شعبانہ کو بڑے خوبصورت انداز میں ترجمہ کیا ہے ہر ماہ رمضان المبارک میں میری ذاتی کوشش ہوا کرتی ہے کہ ماہ رمضان المبارک کے ابتدائی دروس میں اس خطبہ کو کم از کم بار مومنین کے سامنے تلاوت ضرور کر دوں یہی وجہ ہے کہ اب بھی جب اس خطبہ کی طرف اشارے کرتے ہوئے آقائی رہبر معظم نے چند نصیحتیں فرمائیں تو میں چاہتا ہوں کہ اس کتاب کے آخر میں اس خطبہ کو مکمل طور پر قارئین کے استفادہ کے لئے من و عن پیش کر دوں۔

# خطبہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یا فضائل ماہ مبارک رمضان

برکت، رحمت اور مغفرت کا مہینہ

عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَطَبَنَا ذَاتَ  
يَوْمٍ فَقَالَ:

حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے  
فرمایا ایک دن جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لئے خطبہ دیا۔ ارشاد  
فرمایا:

أَيُّهَا النَّاسُ!  
اے لوگو!

إِنَّهُ قَدْ أَقْبَلَ إِلَيْكُمْ شَهْرُ اللَّهِ بِالْبَرَكَاتِ وَالرَّحْمَةِ وَالْمَغْفِرَةِ.

تمہاری طرف اللہ کا مہینہ برکت، رحمت اور مغفرت کے ساتھ آ رہا ہے

شَهْرٌ هُوَ عِنْدَ اللَّهِ أَفْضَلُ الشُّهُورِ

یہ وہ مہینہ ہے جو خدا کے نزدیک سب مہینوں سے بہتر ہے

وَ اَيَّامُهُ اَفْضَلُ الْاَيَّامِ - وَ لَيَالِيهِ اَفْضَلُ اللَّيَالِي - وَ سَاعَتُهُ  
اَفْضَلُ السَّاعَاتِ -

جس کے دن باقی دنوں، جس کی راتیں باقی راتوں سے اور جس کی گھڑیاں  
باقی گھڑیوں سے افضل ہیں۔

## اللہ کی مہمانی

هُوَ شَهْرٌ دُعِيْتُمْ فِيهِ اِلَى ضِيَاْفَةِ اللّٰهِ،

یہ وہ مہینہ ہے جس میں خداوند عالم نے تمہیں اپنی ضیافت و مہمانی کی دعوت  
دی ہے

وَ جُعِلْتُمْ فِيهِ مِنْ اَهْلِ كِرَامَةِ اللّٰهِ

اور جس میں خدا نے صاحبان کرامت سے قرار دیا ہے

اَنْفُسَكُمْ فِيهِ تَنْبِيْحٌ وَ تَوْمُكُمُ فِيهِ عِبَادَةٌ -

تمہارا اس مہینہ میں سانس لینا تسبیح کا اور اس میں سونا عبادت کا ثواب رکھتا  
ہے،

وَ عَمَلُكُمْ فِيهِ مَقْبُوْلٌ، وَ دُعَاؤُكُمْ مُسْتَجَابٌ -

تمہارے اعمال اس میں قبول کئے جاتے ہیں اور دعائیں پوری کی جاتی ہیں

فَاَسْأَلُوا اللّٰهَ رَبُّكُمْ بِذِيَّاتٍ صَادِقَةٍ وَ قُلُوْبٍ طَاهِرَةٍ اَنْ

يُوَفِّقَكُمْ لِصِيَامِهِ وَ تِلَاوَةِ كِتَابِهِ،

پس تم صاف اور سچی نیت اور پاک و پاکیزہ دل کے ساتھ خداوند عالم سے

سوال کرو اللہ تمہیں اس بابرکت مہینہ میں روزے رکھنے اور قرآن مجید کی

تلاوت کرنے کی توفیق عنایت فرمائے۔

فَإِنَّ الشَّقِيَّ مَنْ حَرَمَ غُفْرَانَ اللَّهِ فِي هَذَا الشَّهْرِ الْعَظِيمِ۔

کیونکہ جو شخص اس بڑے مہینے میں اللہ کی بخشش سے محروم رہے گا وہ بدبخت ہوگا اور اس کی عاقبت خراب ہوگی۔

## قیامت کی بھوک اور پیاس

وَاذْكُرُوا بُحُوعَكُمْ وَ عَطَشَكُمْ فِيهِ جُوعَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ  
عَطَشَهُ۔

اس مہینے کی بھوک اور پیاس سے قیامت کی بھوک اور پیاس کو یاد کرو۔

وَ تَصَدَّقُوا عَلَىٰ فَقْرَائِكُمْ وَ مَسَاكِينِكُمْ

اپنے مساکین اور فقراء کو صدقہ دو (اور ان کی مدد کرو)

وَ وَفِّرُوا كِبَارَكُمْ۔

اور بوڑھوں کی تعظیم کرو،

وَ اَرْحَمُوا صِغَارَكُمْ،

چھوٹوں پر رحم کرو

وَ صَلُّوا اَرْحَامَكُمْ،

اور رشتہ داروں پر مہربانی کرو۔

## زبان اور آنکھ کا روزہ

وَاحْفَظُوا أَلْسِنَتَكُمْ۔

اپنی زبان کی حفاظت کرو (یعنی حرام کھانے، غیبت اور جھوٹ جیسے گناہوں سے بچاؤ)

وَغُضُّوا عَمَّا لَا يَحِلُّ النَّظْرُ إِلَيْهِ أَبْصَارَكُمْ،

اپنی آنکھوں کو ن چیزوں سے جن کا دیکھنا تمہارے لئے حلال نہیں بند کرو  
وَ عَمَّا لَا يَحِلُّ الْأَسْتِمَاعُ إِلَيْهِ أَسْمَاعَكُمْ۔

اور جن چیزوں کا تمہارے لئے سننا حلال نہیں اپنے کانوں کو ان سے بچاؤ۔

## یتیموں پر شفقت، دعا اور توبہ

تَحَنُّنًا عَلَى آيَاتِمِ النَّاسِ يَتَحَنَّنُ عَلَى آيَاتِمِكُمْ۔

یتیموں پر رحم کرو تا کہ لوگ تمہارے بعد تمہارے یتیموں پر رحم کریں

وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ مِنْ ذُنُوبِكُمْ

اور بارگاہ خدا میں اپنے گناہوں سے توبہ کرو

وَارْفَعُوا إِلَيْهِ أَيْدِيَكُمْ بِالذَّعَاءِ فِي أَوْقَاتِ الصَّلَاةِ كَمَا فَعَلْتُمْ

أَفْضَلُ السَّاعَاتِ

اور نماز کے وقت اپنے ہاتھوں کو دعا کے لئے بلند کرو کیوں کہ نماز کا وقت

بہترین وقت ہے

يَنْظُرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهَا بِالرَّحْمَةِ إِلَى عِبَادِهِ.

اللہ تعالیٰ رحمت کی نگاہ اس وقت اپنے بندوں کی طرف کرتا ہے

يُجِيبُهُمْ إِذَا نَادَوْهُ،

اور ان کا جواب دیتا ہے جب وہ اس سے مناجات کرتے ہیں

وَيُلَبِّسُهُمْ، إِذَا نَادَوْهُ

اور جو اس کو پکارتے ہیں ان کو لبیک کے ساتھ جواب عنایت فرماتا ہے

وَيُعْطِيهِمْ إِذَا سَأَلُوهُ،

اور اپنے بندوں کو عطا فرماتا ہے جب وہ اس سے سوال کرتے ہیں

وَيَسْتَجِيبُ لَهُمْ إِذَا دَعَوْهُ۔

اور جب دعا کرتے ہیں تو ان کی دعا قبول فرماتا ہے۔

أَيُّهَا النَّاسُ!

اے لوگو!

إِنَّ أَنْفُسَكُمْ مَرَهُونَةٌ بِأَعْمَالِكُمْ فَفَكُّوْهَا بِاسْتِغْفَارِكُمْ،

یقیناً تمہاری گردنیں تمہارے اعمال کے بدے گروی پڑی ہوئی ہیں اللہ

سے بخشش طلب کر کے آزاد کرانے کی کوشش کرو

وَظُهُورُكُمْ ثَقِيلَةٌ مِنْ أَوْزَارِكُمْ فَخَفِّفُوا عَنْهَا بِطَوْلِ سُجُودِكُمْ۔

اور تمہاری پشت گناہ کی وجہ سے بھاری ہو چکی ہے اسے زیادہ سجدے بجالا

کر ہلکا کرنے کی کوشش کرو

وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ أَقْسَمَ بِعِزَّتِهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَ الْمُصَلِّينَ وَ

السَّاجِدِينَ

اور جان لو کہ خداوند عالم نے اپنی عزت اور عظمت کی قسم کھا رکھی ہے کہ اس

مہینے میں سجدے کرنے والوں اور نماز پڑھنے والوں کو عذاب نہ کرے گا  
 وَأَنْ لَا يَرَوْعَهُمُ بِالنَّارِ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ۔  
 اور قیامت میں انہیں جہنم کی آگ سے نہ ڈرائے گا۔

## افطار کا ثواب

أَيُّهَا النَّاسُ!

اے لوگو!

مَنْ فَطَرَ مِنْكُمْ صَائِمًا مُؤْمِنًا فِي هَذَا الشَّهْرِ كَانَ لَهُ بِذَلِكَ عِنْدَ  
 اللَّهِ عِنَقٌ نَسَبَةٍ وَمَغْفِرَةٌ لِمَا مَطَى مِنْ ذُنُوبِهِ

جو شخص اس مہینے میں کسی مومن کا روزہ افطار کرائے تو خدا اسے ایک غلام  
 آزاد کرنے کا ثواب عنایت فرمائے گا اور اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے  
 جائیں گے۔

قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَلَيْسَ كُلُّنَا نَقْدِرُ عَلَى ذَلِكَ۔

آپ ﷺ کے اصحاب میں سے بعض نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ہم  
 سب لوگ تو اس پر قدرت نہیں رکھتے۔

فَقَالَ ﷺ: اَتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ. اَتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشُرْبَةِ  
 مِائَةٍ۔

تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم کھجور کے آدھے دانے یا ایک گھونٹ پانی  
 کے ساتھ روزہ افطار کروانے کے ذریعہ بھی جہنم کی آگ سے اپنے آپ کو  
 بچاؤ (کیونکہ خداوند عالم یہی ثواب اسکو عنایت فرمائے گا جو اس سے زیادہ

کی قدرت نہ رکھتا ہو)۔

حسن خلق، احسان اور صلہ رحمی

أَيُّهَا النَّاسُ!

اے لوگو!

مَنْ حَسُنَ فِي هَذَا الشَّهْرِ خُلِقَهُ كَانَ لَهُ جَوَازًا عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ تَزُلُّ فِيهِ الْأَقْدَامُ،

جو شخص اس مہینے میں اپنے اخلاق کو درست کرے تو اسے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن پل صراط سے آسانی سے گزار دے گا جب کہ لوگوں کے قدم وہاں پھسل رہے ہوں گے

وَمَنْ خَفَّفَ فِي هَذَا الشَّهْرِ حَمًا مَلَكَتْ يَمِينُهُ خَفَّفَ اللَّهُ عَلَيْهِ حِسَابَهُ

اور جو شخص اپنے غلام سے اس مہینے میں کم خدمت لے تو خداوند عالم قیامت کے دن اس کا حساب کتاب آسانی کے ساتھ لے گا۔

وَمَنْ كَفَّ فِيهِ شَرًّا كَفَّ اللَّهُ عَنْهُ غَضَبَهُ يَوْمَ يُلْقَاهُ،

اور جو شخص اس مہینے میں کسی کو تکلیف نہ پہنچائے تو وہ قیامت کے دن خدا کے غضب سے محفوظ رہے گا

وَمَنْ أَكْرَمَ فِيهِ يَتِيمًا أَكْرَمَهُ اللَّهُ يَوْمَ يُلْقَاهُ،

اور جو شخص اس مہینے میں کسی یتیم کو مہربانی اور عزت کی نگاہ سے دیکھے گا تو خداوند عالم اس شخص کو قیامت کے دن عزت کی نگاہ سے دیکھے گا

وَمَنْ وَصَلَ فِيهِ رَحْمَةً وَصَلَهُ اللَّهُ بِرَحْمَتِهِ يَوْمَ يَلْقَاهُ  
 اور جو شخص اس مہینے میں اقرباء کے ساتھ احسان اور صلہ رحمی کرے تو  
 خداوند عالم اس پر قیامت کے دن اپنی رحمت نازل فرمائے گا  
 وَمَنْ قَطَعَ فِيهِ رَهْبَةً قَطَعَ اللَّهُ عَنْهُ رَحْمَتَهُ يَوْمَ يَلْقَاهُ  
 اور جو شخص اس مہینے میں اپنے اقرباء سے قطع رحمی کر دے تو وہ بروز قیامت  
 خدا کی رحمت سے محروم ہوگا۔

### واجب اور مستحب نماز کا ثواب

وَمَنْ تَطَوَّعَ فِيهِ بِصَلَاةٍ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِرَأْتَةً مِنَ النَّارِ  
 جو شخص اس مہینے میں مستحب نمازیں پڑھے تو خداوند عالم قیامت کے دن  
 اس کیلئے جہنم سے برأت نامہ عنایت فرمائے گا  
 وَمَنْ أَدَّى فِيهِ فَرَضًا كَانَ لَهُ ثَوَابٌ مَن أَدَّى سَبْعِينَ فَرِيضَةً  
 قِيَمًا سَوَاءً مِنَ الشُّهُورِ۔

اور جو شخص اس مہینے میں اپنی ایک واجب نماز بجالائے گا تو اس کو اس شخص  
 جتنا ثواب ملے گا جس نے کسی دوسرے مہینے میں ستر نمازیں پڑھی ہوں

### تلاوت قرآن مجید اور تلاوت کا ثواب

مَنْ أَكْثَرَ الصَّلَاةَ عَلَيَّ ثَقَّلَ اللَّهُ مِيزَانَهُ يَوْمَ تُحْفَفُ الْمَوَازِينُ  
 اور جو شخص اس مہینے میں مجھ پر زیادہ صلوات بھیجے گا تو خداوند عالم اس کے

اعمال کے پڑے کو بھاری کر دے گا جب کہ لوگوں کے اعمال کے پڑے  
ہلکے ہوں گے

وَمَنْ تَلَا فِيهِ آيَةٌ مِنَ الْقُرْآنِ كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ خَتَمَ  
الْقُرْآنَ فِي غَيْرِهِ مِنَ الشُّهُورِ۔

اور جو شخص اس مہینے میں قرآن مجید کی ایک آیت کو پڑھے تو اس کے لئے  
دوسرے مہینوں میں قرآن مجید کے ختم کرنے کا ثواب خداوند عالم عنایت  
فرمائے گا۔

أَيُّهَا النَّاسُ!

اے لوگو!

إِنَّ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ فِي هَذَا الشَّهْرِ مُفْتَتِحَةٌ فَاسْأَلُوا رَبَّكُمْ أَنْ لَا  
يُغْلِقَهَا عَلَيْكُمْ،

جنت کے دروازے اس مہینے میں کھلے پڑے ہیں پس اللہ تعالیٰ سے سوال  
کرو کہ انہیں تم پر بند نہ کرے

وَأَبْوَابَ النَّارِ مُمْغَلَّةٌ فَاسْأَلُوا رَبَّكُمْ أَنْ لَا يَفْتَحَهَا  
عَلَيْكُمْ،

اور جہنم کے دروازے اس مہینے میں بند پڑے ہیں پس اللہ تعالیٰ سے سوال  
کرو کہ انہیں تم پر نہ کھولے،

وَالشَّيَاطِينِ مَغْلُوبَةٌ فَاسْأَلُوا رَبَّكُمْ أَنْ لَا يَسْلُطُوا عَلَيْكُمْ۔

اور شیطانوں کو اس مہینے میں زنجیروں سے جکڑا جا چکا ہے پس اللہ تعالیٰ سے  
سوال کرو کہ انہیں تمہارے اوپر مسلط نہ کرے۔

## افضل ترین عمل

قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُمْتُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ فِي هَذَا الشَّهْرِ؟

حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ میں نے کھڑے ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس مہینہ میں افضل ترین عمل کون سا ہے؟

فَقَالَ ﷺ يَا أَبَا الْحَسَنِ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ فِي هَذَا الشَّهْرِ الْوَرَعُ عَنْ مَخَارِمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

آپؐ نے فرمایا: اے ابو الحسنؑ اس مہینہ میں افضل ترین عمل محرمات الہیہ سے پرہیز کرنا ہے۔

ثُمَّ بَكَى، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يُبْكِيكَ؟

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روئے تو میں نے پوچھا: اے رسول خدا (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کس بات پر روئے ہیں؟

فَقَالَ: يَا عَلِيُّ أَبْكِي لِمَا يُسْتَحَلُّ مِنْكَ فِي هَذَا الشَّهْرِ كَأَنِّي بَكَ وَ أَنْتَ تُصَلِّي لِرَبِّكَ، وَقَدْ انْبَعَثَ أَشَقَى الْأَوْلِيَيْنِ شَقِيقُ عَاقِرِ نَاقَةِ ثَمُودَ، فَضَرَبَكَ صَرْبَةً عَلَى قَرْنِكَ فَخَضَبَ مِنْهَا لِحْيَتَكَ.

تو فرمایا: اے علیؑ! اس ماہ جو سلوک تم سے روا رکھا جائے گا تم حالت نماز میں ہو گے کہ اس اثناء میں اولین شقی ترین انسان سے بھی شقی تر اور ناقہ قوم ثمود کو قتل کرنے والے کا بھائی اٹھے گا اور تجھے ایسی ضربت لگائے گا

جو تمہاری داڑھی کو خضاب کر دے گی۔

قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَذَلِكَ فِي سَلَامَةٍ مِنْ دِينِي؟

امیر المؤمنین عليه السلام فرماتے ہیں: پھر میں نے پوچھا: یا رسول اللہ صلى الله عليه وسلم! کیا اس موقع پر میرا دین سلامت ہوگا؟

فَقَالَ: فِي سَلَامَةٍ مِنْ دِينِكَ.

تو فرمایا: (ہاں) تمہارا دین سالم ہوگا۔

ثُمَّ قَالَ: يَا عَلِيُّ مَنْ قَتَلَكَ فَقَدْ قَتَلَنِي، وَ مَنْ أَبْغَضَكَ فَقَدْ أَبْغَضَنِي، وَ مَنْ سَبَّكَ فَقَدْ سَبَّنِي لِأَنَّكَ مِنِّي كَتَفُسِي، رُوحَكَ مِنْ رُوحِي، وَ طِينَتَكَ مِنْ طِينَتِي،

پھر فرمایا: اے علی! جس نے تجھے قتل کیا گویا اس نے مجھے قتل کیا اور جس نے تجھے غضبناک کیا اس نے مجھے غضبناک کیا اور جس نے تجھے دشنام دیا اس نے مجھے دشنام دیا اس لئے کہ تم میرے حوالے سے میرے نفس ہو۔ تمہاری روح میری روح ہے، تمہاری طینت میری طینت ہے،

إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى خَلَقَنِي وَ إِيَّاكَ وَ اصْطَفَانِي وَ إِيَّاكَ وَ اخْتَارَنِي لِلنُّبُوَّةِ، وَ اخْتَارَكَ لِلْإِمَامَةِ، فَمَنْ أَنْكَرَ إِمَامَتَكَ فَقَدْ أَنْكَرَ نُبُوَّتِي.

اللہ تعالیٰ نے مجھے اور تجھے خلق کیا اور مجھے اور تجھے منتخب فرمایا اور مجھے نبوت اور تجھے امامت کے لئے منتخب فرمایا۔ پس جس نے تیری امامت کا انکار کیا اس نے میری نبوت کا انکار کیا۔

يَا عَلِيُّ أَنْتَ وَصِيِّي وَأَبُو وَلَدِي وَزَوْجُ ابْنَتِي وَخَلِيفَتِي عَلَى أُمَّتِي  
 فِي حَيَاتِي وَبَعْدَ مَوْتِي، أَمْرُكَ أَمْرِي، وَنَهْيُكَ نَهْيِي، أَقْسَمُ بِاللَّذِي  
 بَعَثَنِي بِالنُّبُوَّةِ وَجَعَلَنِي خَيْرَ الْبَرِيَّةِ إِنَّكَ لَحُجَّةُ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ وَ  
 أَمِينُهُ عَلَى سِرِّهِ وَخَلِيفَتُهُ عَلَى عِبَادِهِ۔

اے علی! تم میرے وصی ہو اور میری اولاد کا باپ ہو، میری بیٹی کے شوہر ہو  
 اور میری زندگی میں بھی اور میرے مرنے کے بعد بھی میری امت میں تم  
 میرے خلیفہ ہو تمہارا امر میرا امر ہے اور تمہاری نہی میری نہی ہے، میں اس  
 ذات کی قسم کھاتا ہوں جس نے مجھے نبوت کے ساتھ مبعوث فرمایا اور مجھے  
 خیر البریہ قرار دیا کہ تم اللہ تعالیٰ کی مخلوقات پر اس کی حجت اور اس کے راز  
 کے امین اور اس کے بندوں پر اس کا خلیفہ ہو۔